# نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام (ایک تجزیاتی مطالعہ)

ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی*

In the Sub-Continent Indo-Pakistan, almost on all topics related to Ahkam-al-Quran work has been done. In this regard Nail-al-Maram min Aayat-al- Ahkam writhen by Nawab Sadiq- al-Hassan is very significant one. In this Tafseer, he has explained those verse of the Holy Quran which are related to Ahkam and various Masail (Problems /Questions) has been derived from them. According to him such verses are about tow hundreds. Nail- al-Maram consists on 354 pages. In the beginning, Nawab Sadiq- al- Hassan khan has writhen a preface of tow Pegs. In the end of Tafseer he has included a list of books, which consists on 5 pages. Nawab Sidiq-al-Hassan khan divided the verses related to Ahkam into tow kinds. The First kind Consists on those verses whose meanings are clear. The second kind consists on those verses where differences of opinion exist among the jurists regarding certain issues/ Problems. The author before explaining verses gives the name of that chapter where the verses is situated. He also describes the total No. of verses in that chapter and also mentions that the chapter is mekki or Medni. If there exists any difference of opinion among the mufesirin regarding contain points, he points out the differenced too. While explaining the verses the author describes the causes of revelation of verses (Shan-i-Nazool), In this regard if these exists any difference of opinion among the Ageists, he also descries it. The author has given the literal meanings of words while explaining verses related to Ahkam,describing,Apart from literal meanings, he quotes the sayings of lexicographist regarding these words. He has explained in detail Salat,Zakat, Haj, Qisas, Hilal and Haram (lawful and unlawful) Meerath (Legacy) and Mehramat-Nikah (with whom Nikah or marriage is not permissible ).

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان کلام ہے اور گوناگوں علوم وحکم اور اسرار وحقائق سے بھرا ہوا ہے۔ یہ کتاب صرف امثال وقصص کی کتاب نہیں ہے، بلکہ انفرادی واجتماعی زندگی کا ایک مکمل دستور العمل بھی ہے۔ اسی طرح یہ کتاب اصول وکلیات کی جامع ہے اور اس کے جزئیات کی تفصیل وتعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل میں ملتی ہے۔ قرآن حکیم کے یہی اصول وکلیات شریعت کی زبان میں احکام کہلاتے ہیں، انہیں

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ۔

احکام سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے علماء کرام نے ایک خاص علم ایجاد کیا، جو فقہ القرآن یا احکام القرآن کے نام سے موسوم ہے اور یہ وہ علم ہے جس میں قرآن حکیم کی آیات سے فقہی اور قانونی احکام اور مسائل کا استنباط کیا جاتا ہے۔ گویا علم تفسیر کی اس خاص نوع میں ان آیات پر بحث کی جاتی ہے جن میں احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ علم سب سے اہم قرار پاتا ہے، کیونکہ اس کتاب ہدایت کے نزول کا بنیادی مقصد احکام الٰہی کی پابندی ہے، چنانچہ قرآنی احکام اصل ہیں اور دیگر علوم وفنون انہیں احکام کا علم حاصل کرنے کے ذرائع اور اسباب ہیں۔

امام غزالیؒ کا بیان ہے کہ قرآن مجید میں احکام کی آیات پانچ سو (۵۰۰) ہیں اور بعض علماء نے صرف ایک سو پچاس (۱۵۰) آیات ہی بیان کی ہیں، کہا گیا ہے کہ شاید ان لوگوں کی مراد انہی آیتوں سے ہے جن میں احکام کی تصریح کر دی گئی ہیں، کیونکہ قصص وامثال وغیرہ کی آیتوں سے بھی تو اکثر احکام مستنبط ہوتے ہیں۔(۱)

فقہی تفسیر کے موضوع پر مفسرین نے خاص توجہ دی اور اس فن میں بے شمار کتب تحریر کیں، جن میں امام محمد بن ادریس شافعیؒ (م۲۰۴ھ) کی احکام القرآن، امام ابوبکر احمد بن علی الجصاص الحنفیؒ (م۳۷۰ھ) کی احکام القرآن، ابوالحسن علی بن محمد الکیا ہراسیؒ الشافعی (م۵۰۴ھ) کی احکام القرآن، محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربیؒ (م۵۴۳ھ) کی احکام القرآن، ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ (م۶۷۱ھ) کی الجامع لاحکام القرآن، علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م۹۱۱ھ) کی الاکلیل فی استنباط التنزیل، مقداد بن عبداللہ السیوریؒ (م۸۲۶ھ) کی کنز العرفان فی فقہ القرآن، محمد علی السایس کی تفسیر آیات الاحکام، محمد علی الصابونیؒ کی روائع البیان فی تفسیر آیات الاحکام من القرآن اور دیگر بڑے بڑے ائمہ کی تحریر کردہ تفاسیر شامل ہیں۔

برصغیر پاک وہند میں بھی اس موضوع پر کسی نہ کسی انداز میں کام ہوا ہے، اس سلسلے میں شیخ احمد بن ابوسعید المعروف ملاجیون (م۱۱۳۰ھ) کی تفسیرات احمدیہ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی رہنمائی میں مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (م۱۳۹۴ھ)، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (م۱۳۹۵ھ)، مفتی محمد شفیعؒ (م۱۳۹۶ھ)، مفتی جمیل احمد تھانویؒ (م۱۳۱۴ھ) مفتی عبدالشکور ترمذیؒ (م۱۴۲۱ھ) کی تحریر کردہ "احکام القرآن" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م۱۲۲۵ھ) نے تفسیر مظہری، مفتی محمد شفیعؒ (م۱۳۹۶ھ) نے معارف القرآن، علامہ عبدالدائم جلالی رام پوریؒ نے بیان السبحان اور مولانا مفتی محمودؒ (م۱۹۸۰ء) نے تفسیر محمود میں بھی قرآن حکیم کی بہت سی آیتوں سے فقہی احکام کا استنباط کیا ہے۔

احکام القرآن کے موضوع پر ایک اور نمایاں تفسیر نواب صدیق حسن خان کی تفسیر نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ہے،اس مضمون میں اسی تفسیر کا مطالعاتی تجزیہ پیش نظر ہے۔مذکورہ تفسیر کے مؤلف نواب صدیق حسن خان ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۸ھ بمطابق ۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء بروز اتوار بانس بریلی میں سید اولاد حسن کے گھر پیدا ہوئے۔بانس بریلی آپ کا ننھیالی شہر تھا،جبکہ آبائی وطن قنوج ہے۔اسی بناء پر آپ قنوجی بھی کہلاتے ہیں،آپ کا نام صدیق حسن بن اولاد بن علی بن لطف اللہ حسینی بخاری قنوجی ہے۔آپ کا سلسلہ تین واسطوں سے سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔آپ کے آباء واجداد دینی و دنیوی اعتبار سے بلند مقام پر فائز تھے۔

پانچ سال کی عمر میں آپ کے والد داغ مفارقت دے گئے۔والد گرامی کی وفات کے بعد آپ نے اعلیٰ عادات واطوار کی مالک اپنی والدہ کی سرپرستی اور گود میں پرورش پائی،جنہوں نے اپنی کسمپرسی اور عسر وتنگدستی کی حالت کے باوجود آپ کی اعلیٰ تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔آپ کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔آپ نے ابتدائی کتابیں گھر پر پڑھیں،اس کے بعد آپ دہلی چلے گئے اور وہاں پر شہرہ آفاق محدّث مفتی محمد صدرالدین خان سے تمام علوم وفنون کی کتب سبقاً پڑھیں اور سند فراغت حاصل کی۔دہلی میں دو برس گزارنے کے بعد اکیس سال کی عمر میں واپس قنوج تشریف لائے،تو آپ کو فکر معاش دامن گیر ہوا،اس لئے روزگار کے لئے ریاست بھوپال چلے گئے جہاں اس وقت سکندر بیگم کی حکومت تھی۔وہاں پر آپ نے ملازمت اختیار کرلی۔چند سال ملازمت کرنے کے بعد واپس اپنے وطن قنوج آگئے۔اسی دوران ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ بپا ہوگیا۔قنوج بھی اس ہنگامہ کی لپیٹ میں آیا،جس کی وجہ سے آپ اپنے اہل خانہ سمیت بلگرام چلے گئے۔جب ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ختم ہوا،تو آپ ٹونک چلے گئے اور یہاں سے ۱۸۵۹ء میں سکندر بیگم والیہ بھوپال کی طلبی پر بھوپال پہنچے اور وہاں آپ کو ریاست کی تاریخ نگاری کی ذمہ داری سونپی گئی۔یہاں پر آپ ۱۸۶۰ء میں منشی جمال الدین خان نائب اول ریاست بھوپال کی دختر ذکیہ بیگم کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے،اس طرح آپ کو ریاست میں ایک اہم رکن کی حیثیت حاصل ہوئی۔

رئیسہ بھوپال نواب سکندر جہاں بیگم ۱۸۶۸ء کو انتقال فرما گئیں اور ان کی صاحبزادی نواب شاہجہان بیگم تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئیں۔۱۸۷۱ء میں شاہجہاں بیگم کا نکاح نواب صدیق حسن خان کے ساتھ منعقد ہوا۔اس شادی کے بعد آپ کو مملکت میں اہم مقام حاصل ہوگیا اور آپ وزیر اعظم کے منصب تک جا پہنچے،نیز آپ کو نواب،والا جاہ اور امیر الملک جیسے خطابات سے سرفراز کیا گیا۔بعد ازاں ۱۸۸۵ء میں آپ پر مختلف

الزامات عائد کئے گئے، جس کی بناء پر آپ کو تمام مناصب اور خطابات سے معزول و برخاست کر دیا گیا۔

علم و عمل کا یہ عظیم نمونہ اور ریاست بھوپال کا عادل حکمران ۵۹ برس کی مختصر زندگی گزارنے کے بعد بالآخر ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۷ھ بمطابق ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء کو اس جہاں فانی سے جہان ابدی کے لئے چلا گیا۔ آپ کی مستند تالیفات کی تعداد ۲۲۲ ہیں، آپ کی کتب عربی، فارسی اور اردو زبان میں ہیں۔ آپ نے جن موضوعات پر کتب تالیف کی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں:

تفسیر، حدیث وعلوم حدیث، فقہ واصول فقہ، عقاید، علم الآخرۃ، تاریخ وطبقات، عربی لغت وادب وصرف، علم الکلام وبدیع، عربی شاعری، منطق، تصوف، سیر وسوانح ومناقب، اخلاقیات، سیاسیات، مہلکات، منجیات، اور دیگر موضوعات۔ عربی زبان میں آپ کی دو تفاسیر مشہور ہیں، فتح البیان فی مقاصد القرآن اور نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام۔(۲)

مولانا صدیق حسن خان نے نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام میں ان آیتوں کی تفسیر بیان کی ہے جن کا تعلق احکام سے ہے اور جن سے مسائل نکلتے ہیں اور جن کا جاننا شریعت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ ایسی آیتوں کی تعداد ان کے نزدیک تقریباً ۲۰۰ ہیں، حالانکہ دیگر ائمہ کے نزدیک ان کی تعداد ۵۰۰ ہیں، جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

**فھذہ الأیات التی یحتاج الی معرفتھا راغب فی معرفة الاحکام الشرعیة القرآنیة،وقد قیل انھا خمسمائة آیة ،وما صح ذلک ، وانما ھی مائتاآیة أو قریب من ذلک(۳)**

مقدمے میں آپ نے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ میں نے مختصراً صرف مذکورہ آیات کی تفسیر بیان کی ہے اور صرف صحیح اور راجح اقوال کا انتخاب کیا ہے اور اگر کسی کو زیادہ تحقیق درکار ہو تو وہ میری دوسری تفسیر ''فتح البیان'' کا مطالعہ کریں، وہ لکھتے ہیں:

**وھا أناافسر تلک الأیات المشار الیھا بتفسیر وجیز جامع لماله وعلیه ،ولم اٰخذ فیھا من الاقوال المختلفة الاالأرجع ،ومن الدلائل المتنوعة الاالأصح الأصرح...والفت بعد ذلک تفسیراً لمقاصد القرآن المسمی "فتح البیان" جامعا للروایة والدرایة والاستنباط والاحکام،فان کنت ممن یرید الصعود علی معارج التحقیق والقعود فی محراب التدقیق، فعلیک بذلک التفسیر.(۴)**

آپ کی یہ تفسیر شائع ہوچکی ہے، پاکستان میں اسے جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن فیصل آباد اور دیگر اداروں نے شائع کیا ہے۔ یہ تفسیر ۳۵۴ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں تفسیر کے آغاز میں دو صفحات پر مشتمل مختصر سا مقدمہ اور آخر میں ۵ صفحات پر مشتمل فہرس بھی شامل ہے۔ تفسیر کے مقدمے میں آپ نے اس کی سن تالیف ۱۲۸۷ھ بتایا ہے، جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

**وکانت بدایته فی اول شهر صفر ونهایته فیه من حدود سنة سبع وثمانین ومائتین والف الهجریة علی صاحبها الصلاة والتحیة .(۵)**

فاضل مصنف نے اپنی تفسیر میں قرآن حکیم کے صرف ۳۴ سورتوں سے آیات احکام کو منتخب کیا ہے، ان میں **البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ ، الانعام ، الاعراف، الانفال، براءة ، هود ، النحل، الاسراء، طه، الحج، النور، الفرقان، القصص، محمد، الفتح، الحجرات، النجم، الواقعة، الحدید، الحشر، الممتحنة، الجمعة، المنافقین، الطلاق ، التحریم، نوح، المزمل ، المدثر، الماعون** اور**الکوثر** شامل ہیں۔

اسی طرح آپ نے مذکورہ سورتوں کے تقریباً ۲۳۵ آیات کا انتخاب کرکے ان سے سینکڑوں مسائل واحکام کا استخراج کیا ہے۔ یہ مسائل جن آیات میں مذکور ہیں ان میں سے سورۃ البقرہ کے ۶۸ ،سورۃ النساء کے ۳۷،سورۃ المائدۃ کے ۲۱،سورۃ الانفال کے ۱۳،سورۃ براءۃ کے ۲۱،سورۃ النور کے ۱۲، آیات شامل ہیں۔ جبکہ دیگر سورتوں کے ایک سے لے کر ے تک کے آیات سے مختلف قسم کے مسائل کا استخراج کیا ہے۔

صدیق حسن خان آیات احکام کو دو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں، پہلی قسم میں وہ آیات ہیں جن کا مدلول واضح ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات ایسی آیات بھی ہوتی ہیں جن کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے استدلال کی ضرورت پیش آتی ہے، جیسے آیات وضوٗ وتیمّم وغیرہ۔ دوسری قسم وہ آیات ہیں جن سے مخصوص مسائل کے استدلال کی صحت اور عدم صحت پر فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے، مثلاً قرآن حکیم کی آیت مبارکہ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ط(۶) ''گھوڑے تمہاری سواری کے لئے ہیں اور تمہارے لئے زینت کا باعث ہیں'' بعض فقہاء نے اس آیت سے گھوڑے کے گوشت کی حرمت پر استدلال کیا ہے، لیکن یہ استدلال نہ تو قطعی ہے اور نہ بالکل واضح، وہ لکھتے ہیں:

**ولم أستقص فیها نوعین من آیات الاحکام، أحدها ما مدلوله بالضرورة کقوله سبحانه وتعالی واقیمو الصلوٰة واٰتو الزکوٰة للامان من جهله، الا أن تشتمل الأیة من ذلک علی مالا یعلم بالضرورة بل بالاستدال، فاذکرهالاجل القسم**

**الاستدلالی منها کاٰیة الوضوء والتیمم. وثانیها مااختلف المجتهدون فی صحة الاحتجاج فیه علی أمر معین ولیس بقاطع الدلالة ولاواضحها...وذالک کالاستدلال علی تحریم لحوم الخیل بقوله تعالیٰ:لِتَرْ کَبُوْهاوزِینَة .(۷)**

صدیق حسن خان اپنی تفسیر میں ہر سورۃ کی تفسیر شروع کرنے سے قبل اس سورۃ کا نام لکھتے ہیں، پھر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سورت کتنی آیات پر مشتمل ہے،اس کے بعد اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی یا کتنی آیتیں مکے میں نازل ہوئیں اور کتنی مدینے میں ۔اگر اس سلسلے میں اختلافات ہیں تو اس کو بھی بیان کرتے ہیں اور اس بارے میں مختلف اقوال بھی نقل کرتے ہیں،مثلاً سورہ البقرہ کے آغاز میں لکھتے ہیں:

**تفسیر سوره البقره وهی مائتان وست وثمانون آیة ،قال القرطبی : مدنیة نزلت فی مدد شتی،وقیل هی اول سورة نزلت بالمدینة الا قوله تعالیٰ :واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللّٰه فانها آخر آیة نزلت من السماء ونزلت یوم النحر فی حجة الوداع بمنی،وآیات الربـاء أیضاً من اواخر مانزل من القرآن (۸)** اسی طرح اگر ایک سورۃ کے کئی نام ہیں تو ان کو بھی بیان کرتے ہیں اور ان ناموں کا وجہ تسمیہ بھی ذکر کرتے ہیں،مثلاً سورۃ براءۃ کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

**ولها أسماء منها سورة التوبة لأن فیها التوبة علی المؤمنین ،وتسمی الفاضحة لأنه مازال ینزل فیها ؛ومنهم ،ومنهم،حتی کادت أن لا تدع احداً.وتسمی البحوث لأنها تبحث عن أسرار المنافقین الی غیر ذلک.(۹)**

پہلی آیت جس کی فاضل مصنف نے تفسیر بیان کی ہے،وہ سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۹ **هُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ** (الایة ) ہے۔اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے دومسائل بیان کئے ہیں،ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں جتنی چیزیں پیدا کی ہیں وہ مباح ہیں، جب تک اس کے ممنوع ہونے میں کوئی دلیل موجود نہ ہو،دوسرا مسئلہ یہ کہ کہ مٹی کا کھانا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ان چیزوں کو مباح قرار دیا ہے جو زمین میں ہے نہ کہ نفس زمین۔(۱۰) اور آخری آیت جس کی آپ نے تفسیر بیان کی ہے،وہ سورۃ الکوثر کی آیت **فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ** ہے،جس کی تفسیر میں آپ نے ائمہ کے مختلف اقوال نقل کئے ہیں۔(۱۱)

نواب صدیق حسن خان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے کہیں کہیں شان نزول بھی بیان کرتے ہیں،اگر ایک آیت کی ایک سے زیادہ شان نزول منقول ہوں،تو ان کا بھی تذکرہ کرتے ہیں،مثلاً سورۃ التحریم کی پہلی آیت **یٰاَیُّهَاالنَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ** کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اختلف فی سبب نزول الآیة علی أقوال:الأول قول أکثر المفسرین...قال القرطبی! أکثر المفسرین علی أن الأیة نزلت فی حفصة وذکر القصة ،وقیل :السبب أنه کان النبی ﷺ لیشرب عسلاً عند زینب بنت جحش فتواطأت عائشة وحفصة أن یقولا له اذا دخل علیهما : انا نجد منک ریح مغافیر ،وقیل : السبب المرأة التی وهبت نفسها للنبی ﷺ وسنده ضعیف ،والجمع ممکن بوقوع القصتین، قصة العسل وقصة ماریة .(۱۲)

*نواب صدیق حسن خان حسب ضرورت الفاظ کی لغوی تشریح بھی بیان کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مختلف ائمہ لغت کے اقوال نقل کرتے ہیں،مثلاً قصاص کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:*

والقصاص أصله :قص الأثر ای اتباعه ،وعنه القاص لانه یتّبع الاثار .وقص الشعر اتباع اثره فکان القائل یسلک طریقا من القتل یقص أثره فیها وعنه قوله تعالیٰ فار تدا علی اثارهما قصصا،وقیل ان القصاص مأخوذ من القص وهو القطع یقال قصصت بینهما أی قطعته.(۱۳) *اسی طرح آیت* أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسآءَ(۱۴) *کی تفسیر میں* لٰمَسْتُمْ *کی لغوی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:*قیل المراد بما فی القرء تین الجماع،وقیل المراد به مطلق المباشرة،وقیل انه یجمع الامرین جمیعا ،وقال محمد بن زید الاولی فی اللغة ان یکون لا مستم بمعنی قبلتم ونحوه، ولمستم بمعنی غشیتم ،واختلف العلماء فی معنی ذلک علی اقوال :فقالت فرقة الملاسة هنا مختصة بالید دون الجماع (۱۵)

*صدیق حسن خان نماز ،زکوۃ،روزہ،حج،قصاص،میراث،محرمات نکاح،حلال وحرام اور دیگر عبادات واحکام سے متعلق آیات کی تفسیر پوری شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔(۱۶)ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے فقہاء اور مفسرین کی آراء بھی نقل کرتے ہیں،لیکن ان کے انداز بیان سے بسا اوقات یہ پتا نہیں چلتا کہ ان کے نزدیک کون سی رائے قابل ترجیح ہے،البتہ وہ یہ کوشش ضرور کرتے ہیں کہ آیت کی تشریح میں اگر کوئی حدیث موجود ہو تو اسے پیش کر دیا جائے ،پھر جو رائے اس حدیث کے مطابق ہو اسے ترجیح دیتے ہیں،مثلاً اگر ایک مسلمان کسی ذمی کو قتل کرے تو اس صورت میں فقہاء احنافؒ اور امام سفیان ثوریؒ کی رائے یہ ہے کہ مسلمان قاتل سے قصاص لیا جائے گا،اس لئے کہ قرآن کریم میں حکم مطلق ہے۔* کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلیٰ ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ (۱۷) *اسی طرح آیت* اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ (۱۸) *ان آیات میں مسلم وغیر مسلم کی کوئی قید نہیں۔صدیق حسن خان اس مسئلہ میں جمہور فقہاء کی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جمہور کی رائے میں مسلمان کو اس ذمی کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔جمہور فقہاء اس حدیث کو*

بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ **لا یقتل مسلم بکافر** ''مسلم کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا'' جمہور فقہاء کی رائے میں اس حدیث سے قرآن کریم کی آیات کا مفہوم متعین ہو گیا ہے۔(۱۹) فاضل مصنف نے جمہور فقہاء کی رائے اور ان کی دلیل کو تو ذکر کر دیا ہے، لیکن فقہاء احناف اور امام ثوریؒ کے بارے میں یہ نہیں بتایا کہ کے مطابق اس کے مخاطب مسلمان حکمران ہیں۔ یہاں پر وہ ایک اصولی بحث کرتے ہیں جو فقہی نقطہ نگاہ سے اہم ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں، **وورودھا علی سبب لا ینافی ما فیھا من العموم فالاعتبار بعموم اللفظ لا بخصوص السبب** (۲۶) ''یعنی آیات مبارکہ کا کسی خاص پس منظر میں نازل ہونا حکم کی عمومیت کے منافی نہیں ہوتا، اس لئے اثبات احکام کے لئے عموم الفاظ کا اعتبار کیا جاتا ہے، کسی خاص سبب نزول کا اعتبار نہیں کیا جاتا''۔

مفسرین کے نزدیک تفسیر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآنی آیات کی تفسیر خود قرآن حکیم سے کی جائے، کیونکہ جو مضمون قرآن حکیم میں ایک جگہ مجمل ہے دوسری جگہ مفصل ہے۔ بہت سی آیات کا اجمال، اختصار وابہام کلام اللہ ہی کی دوسری آیت کے ذریعے دور ہو سکتا ہے۔ اس تفسیر کا عنوان تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔ صدیق حسن خان اپنی تفسیر میں اس طرز تفسیر پر بکثرت اعتماد کرتے ہیں، مثلاً آیت کریمہ **یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ** (۲۷) کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تمام امور دین میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تم پر آسانی ہو تنگی نہ ہو۔ (۲۸) یہاں پر آپ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ **وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ** ط (۲۹) اسی طرح آیت **یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ** (۳۰) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہلال اس چاند کا نام ہے جو مہینے کے اول و آخر میں دکھائی دیتا ہے اور چاند کے بڑھنے اور گھٹنے میں حکمت یہ ہے کہ لوگوں کو اس کے ذریعے اپنی عبادات اور معاملات جیسے روزہ رکھنا، افطار کرنا، حج کرنا اور حمل کی مدت، عدت، اجارات وغیرہ کی مدت کے اوقات معلوم ہوں، اور اس کے مثل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ** ط (۳۱)

نواب صدیق حسن خان چونکہ حدیث نبوی ﷺ کے حجت شرعی ہونے پر مکمل ایمان ویقین رکھتے ہیں، اس لئے وہ آیات سے احکام کی تخریج میں احادیث سے اکثر استدلال کرتے ہیں اور اس طرح انہوں نے اپنی تفسیر میں احادیث کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع کیا ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہو:

۱۔ آیت **وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ** ص (۳۲) ''اور عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں، قاعدہ (شرعی) کے موافق'' کی وضاحت میں یہ دو احادیث نقل کرتے ہیں۔ **عن عمرو بن الاخوص ان رسول اللّٰہ ﷺ قال الا ان لکم علی نساء کم حقا وان لنسائکم علیکم حقا، اما حقکم علی نساء کم فان لا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یأ**

ذن فی بیوتکم لمن تکرھون ألا وحقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن .(۳۳) دوسری حدیث ہے۔عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری انہ سال النبیﷺ ما حق المرأۃ علی الزوج ! قال ان تطعمھا اذا أطعمت وتکسوھا اذا اکتسبت ولا تضرب الوجہ ولا تھجرالا فی البیت .(۳۴)

۲۔آیت حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ق(۳۵)''محافظت کروسب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز کی (خصوصاً)'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ صلٰوۃ الوسطٰی سے مرادعصر کی نماز ہے۔اس بات کے اثبات میں دوسرے دلائل کے علاوہ اس حدیث کو بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں:عن علیؓ قال: کنا نراھا الفجر حتی سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول یوم الاحزاب ؛شغلونا عن الصلاۃ الوسطی صلاۃ العصر ملأ اللّٰہ قبورھم واجوافھم ناراً.(۳۶)

صدیق حسن خان اجتہاد کوایک اصول کے طور پر تسلیم کرتے ہیں،اسی لئے وہ عہدہ قضاء کے لئے اجتہاد کی شرط کوضروری قرار دیتے ہیں،اس لئے کہ نظام قضاء کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ معاشرہ میں عدل وانصاف قائم کیا جائے اورعدل وانصاف صحیح معنی میں وہی قائم کرسکتا ہے جواجتہادی بصیرت رکھتا ہو،مقلدمحض یہ فریضہ انجام نہیں دے سکتا،لھذا قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ علمی اورفکری لحاظ سے اس قابل ہوکہ زیرغور مسائل میں اجتہاد کرسکے،جیسا کہ وہ آیت وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْابِالْعَدْلِ ط :(۳۷) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:اذالم یوجد دلیل تلک الحکومۃ فی کتاب اللّٰہ ولا فی سنۃ رسول اللّٰہﷺ فلا بأس باجتھادالرائی من الحاکم الذی یعلم حکم اللّٰہ سبحانہ وما ھو أقرب الی الحق عند عدم وجود النص ، واماالحاکم الذی لا یدری بحکم اللّٰہ ورسولہ ولا بما ھو اقرب الیھما فلا یدری ما ھو العدل لانّہ لا یعقل الحجۃ اذا جاء تہ فضلا عن أن یحکم بھا بین عباداللّٰہ .(۳۸)اجتہاد کے دلائل پیش کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:ومن الادلۃ علی اشتراط الاجتھاد قولہ تعالیٰ :وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَأُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ (۳۹) وَالظّٰلِمُوْنَ (۴۰)وَالْفَاسِقُوْنَ(۴۱) ولا یحکم بما انزل اللّٰہ الا من عرف التنزیل والتاویل ،ومما یدل علی ذلک حدیث معاذ لما بعثہﷺ الی الیمن فقال لہ: بم تقضی ؟قال:بکتاب اللّٰہِ،قال :فان لم تجد ؟قال :فبسنۃ رسول اللّٰہﷺ ،قال فان لم تجد ؟قال :فبرأی (۴۲)

نواب صدیق حسن خان اپنی تفسیر میں اگرچہ کلمات ومفردات کے معانی کی تعین اورتوضیح میں اکثر قرآنی آیات ،احادیث نبویہؐ،اقوال صحابہؓ وائمہ اورلغت عرب سے استشہاد کرتے ہیں،لیکن دیگرمفسرین کی

طرح آپ بعض الفاظ وکلمات کی لغوی تحقیق میں اشعارِ عرب سے بھی استشہاد کرتے ہیں، مثلاً آیت وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط (۴۳) کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ يُعَلِّمٰنِ اعلام سے ہے نہ کہ تعلیم سے، کیونکہ کلام عرب میں تعلم، اعلم کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور دلیل کے لئے آپ نے کعب بن مالک اور القطامی کے یہ دو اشعار نقل کئے ہیں۔

**تعلم رسول اللّٰہؐ انک مدرکی وان وعیداًمنک کالاحد بالید**

**تعلم أن بعد الغیّ رشداً وان لذلک الغی انقشاعا(۴۴)**

اسی طرح سورت الاعراف کی آیت قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ (۴۵) کی تفسیر میں اثم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اِثم اس معصیت کو شامل ہے جو کسی گناہ کا سبب بنتا ہو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اِثم خاص خمر کو کہتے ہیں۔ دلیل میں یہ شعر پیش کرتے ہیں:

**شربت الاثم حتّی ضل عقلی کذک الا ثیم یذهب بالعقول (۴۶)**

فاضل مصنف نے اپنی تفسیر میں جن مصادر سے مدد لی ہے، وہ درج ذیل ہیں۔

تفاسیر میں جن کتب کو پیش نظر رکھا ہے، ان میں **الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، فتح القدیر للشوکانی، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، تفسیر الکشاف للزمخشری، احکام القرآن لابن العربی، جامع البیان للطبری، تفسیر الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن للثعالبی، الدر المنثور للسیوطی** اور **تفسیر ابو السعود** وغیرہ شامل ہیں۔

فن حدیث میں **صحاح ستہ، سنن بیهقی، سنن الدار قطنی، مصنف ابن شیبہ، مصنف عبدالرزاق، شرح نیل الاوطار للشوکانی، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی یعلیٰ، کتاب الام للشافعی، سبل السلام للعلامه محمد بن اسمٰعیل بن صلاح، شرح معانی الآثار للطحاوی، صحیح ابن حبان، تاریخ الکبیر للبخاری، معجم للطبرانی، المستدرک للحاکم**، اور **مسک الختام شرح البلوغ المرام للحسن خان** کے علاوہ جن ائمہ حدیث کی کتب سے مدد لی ہے، ان میں ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، عبد بن حمید، ابن جریر، البزار، ابونعیم وغیرہ شامل ہیں۔

فقہ میں ائمہ اربعہ کے علاوہ جن فقہاء کے اقوال نقل کئے گئے ہیں، ان میں سفیان ثوری، ابو یوسف، امام

محمد، اوزاعی، ابن ابی لیلی، ابن شبرمہ، زہری، امام شعبی، قاضی شریح، داود بن علی الظاہری، امام زفر، نخعی، ابن عبدالبر، الشوکانی، ابوثور اور ابن قیم وغیرہ شامل ہیں۔

لغت اور نحو وصرف کے جن ائمہ کے حوالے سے آپ نے اپنی تفسیر میں کلام کیا ہے، ان مین ابن کیسان، الزجاج، ابو عبیدہ، النحوی، الخلیل، الفراء، الضحاک، الاخفش، سیبویہ، ابی علی الفارسی، ابو جعفر النحاس، ابی عمرو الدوری اور الجوہری شامل ہیں۔ اسی طرح قرأت میں جن ائمہ قرأت کی قرأتیں زیر بحث لائی گئی ہیں، ان میں ابوعمار حمزہ بن حبیب، علی بن حمزہ بن عبداللہ، الکسائی، ابن عامر، نافع اور عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

## حوالہ جات وحواشی

(۱) الزرکشی، محمد بن عبداللّٰہ، البرھان فی علوم القرآن، بیروت، دارالفکر، ۱۹۸۸ء، ۲:۲

(۲) عتیق امجد، نواب صدیق حسن خان کی خدمات حدیث، لاہور، بیت الحکمت، ۲۰۰۷ء، ۲۲۔۷۷۔

(۳) نواب صدیق حسن خان، نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، مامون کانجن، فیصل آباد، جامعہ تعلیم الاسلام، ص، ۱

(۴) ایضاً، ص، ۲ (۵) ایضاً، ص، ۲ (۶) النحل، ۱۶:۸.

(۷) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص، ۱. (۸) ایضاً، ص، ۲.

(۹) ایضاً، ص، ۱۲۵. (۱۰) ایضاً، ص، ۳. (۱۱) ایضاً، ص، ۳۴۸.

(۱۲) ایضاً، ص، ۳۳۹. (۱۳) ایضاً، ص، ۱۶. (۱۴) النساء، ۴:۴۳

(۱۵) ایضاً، ص، ۱۴۸.

(۱۶) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ص، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۲۰، ۲۳، ۳۲، ۴۲، ۱۰۶، ۱۱۶، ۱۱۹۔۱۳۲ وغیرہ۔

(۱۷) البقرہ، ۲:۱۷۸. (۱۸) المائدہ، ۵:۴۵

(۱۹) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص، ۱۷.

(۲۰) سنن ابی داود، کتاب الدیات، باب ایقاد المسلم بالکافر.

(۲۱) تفصیلی دلائل کے لئے ملاحظہ ہو: شمس الدین المعروف بقاضی زادہ آفندی، تکملہ فتح القدیر لابن الھمام، کتاب الجنایات، باب ما یوجب القصاص ومالایوجبہ، ۹:۱۵۰. ۱۵۴.

(۲۲) البقرہ، ۲:۲۲۹. (۲۳) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص، ۶۴.

(۲۴) النساء ۴:۵۸. (۲۵) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، ص، ۱۵۲.

(۲۶) ایضاً،ص، ۱۵۲ .　(۲۷) البقرہ، ۲: ۱۸۵ .

(۲۸) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ،ص، ۲۱ .　(۲۹) الحج ، ۲۲: ۷۸.

(۳۰) البقرة، ۲: ۱۸۹　(۳۱) یونس، ۱۰، ۵.　(۳۲) البقرة، ۲: ۲۲۸

(۳۳) جامع ترمذی ،ابواب النکاح ،باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها.

(۳۴) سنن ابی داود ،کتاب النکاح ،باب فی حق المرأة علی زوجها

(۳۵) البقرہ، ۲: ۲۳۸ .

(۳۶) صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة ،باب لمن قال الصلوٰة الوسطیٰ هی صلوٰة العصر .

(۳۷) النساء ۴: ۵۸۔　(۳۸) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ،ص، ۱۵۳ .

(۳۹) المائدہ، ۵: ۴۴　(۴۰) المائدہ ، ۵: ۴۵ .　(۴۱) المائدة ، ۵: ۴۷ .

(۴۲) سنن ابی داود ،کتاب القضاء ،باب اجتهاد الرأی فی القضاء مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ،ص، ۱۵۳۔۱۶۱۔

(۴۳) البقرہ، ۲: ۱۰۲ .

(۴۴) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ،ص، ۵

(۴۵) الاعراف، ۷: ۳۳

(۴۶) نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام ،ص، ۲۳۷ .